محترم جناب مفتی صاحب!

مسئلہ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ دوران نماز اگر اعضائے مستورہ میں سے کسی عضو کا چوتھائی حصہ ایک رکن کے بقدر یا اس سے زائد کُھلا رہ جائے تو اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، سوال یہ ہے کہ مرد اور عورت کے اعضائے مستورہ کی تفصیل اور حد کیا ہے؟ اور چوتھائی کا اعتبار کیا ہر عضو کا الگ الگ ہو گا یا سب سے چھوٹے عضو کے چوتھائی کا اعتبار ہو گا؟ اگر ایک سے زائد اعضاء کھولے ہوئے ہوں تو پھر کیا حکم ہو گا؟ مکمل تفصیل سے مطلوب ہے۔

محمد اسامہ زاہد، درجہ سابعہ
پنجاب کالونی کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلّیا

مرد کے لیے ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں تک (گھٹنے بھی ستر میں داخل ہیں) پورا حصہ ستر کہلاتا ہے، جو کہ درج ذیل آٹھ اعضا پر مشتمل ہے:

(۱) ذکر / عضو تناسل (اگلی شرم گاہ) یہ مستقل عضو ہے۔

(۲) خُصیتین (فوطے) یہ دونوں مل کر ایک عضو ہیں۔

(۳) دبر (پاخانے کا مقام) یہ سرین سے الگ عضو ہے۔

(۴،۵) ہر ایک سرین مستقل عضو ہے۔

(۶،۷) ہر ران جڑ سے گھٹنے سمیت الگ الگ عضو ہے۔

(۸) ناف کے نیچے سے لے کر پیڑو کی ہڈی سمیت یعنی عضو تناسل تک پورا حصہ (لمبائی میں) اور اس کے محاذات میں دائیں بائیں چاروں اطراف سے پیٹ اور پیٹھ کا حصہ (چوڑائی میں) یہ سب مل کر ایک عضو ہے۔

دوران نماز عورت کے لیے چہرہ، دونوں ہتھیلیاں اور دونوں قدموں کے علاوہ پورا جسم ستر ہے، جو کہ درج ذیل اعضا پر مشتمل ہے:

(۱) سر (عادۃً جتنے حصے پر بال اُگتے ہیں وہ پورا حصہ یعنی بالوں کے اگنے کی جگہ سے لے کر پیچھے کی جانب گردن تک کا پورا حصہ)

(۲) بال جو کانوں سے نیچے لٹکے ہوئے ہوتے ہیں مفتی بہ قول کے مطابق یہ الگ عضو ہے، سر کے تابع نہیں البتہ جو بال سر پر ہیں وہ سر کے تابع ہیں۔ (دیکھئے حوالہ نمبر ۴،۵) _____ (جاری ہے۔۔۔)

(۳،۴) دونوں کان الگ الگ عضو ہیں۔

(۵) گردن اس میں گلا بھی داخل ہے۔

(۶،۷) دونوں کندھے مستقل الگ الگ عضو ہیں۔

(۸،۹) دونوں بازو کہنیوں سمیت علیحدہ علیحدہ عضو ہیں۔

(۱۰،۱۱) دونوں کلائیاں گٹوں سمیت الگ الگ عضو ہیں۔

(۱۲) سینہ یعنی گلے کے جوڑ سے پستانوں کے نیچے تک کا حصہ ایک عضو ہے۔

(۱۳،۱۴) دونوں پستان جبکہ اُبھر کر واضح ہو چکے ہوں الگ الگ عضو ہیں۔ اگر ابھر کر واضح نہ ہوئے ہوں کہ سینے سے الگ محسوس نہ ہوتے ہوں تو یہ سینے کے ساتھ مل کر ایک عضو شمار ہوں گے۔ (دیکھئے حوالہ نمبر ۳) البتہ دونوں پستانوں کے درمیان کا حصہ ہر حال میں سینہ کے تابع ہے الگ عضو نہیں۔

(۱۵) پیٹ یعنی چھاتیوں کے نیچے سے ناف سمیت فرج (اگلی شرم گاہ) کے شروع تک کا پورا حصہ ایک عضو ہے۔

(۱۶) پیٹھ یعنی پیچھے کی جانب دونوں کندھوں کے علاوہ سینے اور پیٹ کے مقابل پورا حصہ سرین تک ایک عضو ہے۔ دونوں پہلوؤں کا پچھلا پورا حصہ اور اوپر کا اگلا حصہ پیٹھ میں اور نیچے کا اگلا حصہ پیٹ میں شامل ہے، اسی پر فتویٰ ہے، ایک قول یہ بھی ہے کہ دونوں پہلو مستقل الگ الگ عضو ہیں۔ (دیکھئے حوالہ نمبر ۲،۶،۷،۸،۹)

(۱۷) فرج (عورت کی اگلی شرم گاہ) مستقل عضو ہے۔

(۱۸) دبر (پاخانے کا مقام) یہ سرین سے الگ مستقل عضو ہے۔

(۱۹،۲۰) دونوں سرین یہ الگ الگ عضو ہیں۔

(۲۱،۲۲) دونوں رانیں چڈھوں کی جڑ سے گھٹنوں سمیت الگ الگ عضو ہیں۔

(۲۳،۲۴) دونوں پنڈلیاں ٹخنوں سمیت الگ الگ عضو ہیں۔

ہتھیلیوں کی پشت اور پاؤں کے تلووں کے ستر ہونے میں فقہاء کا اختلاف ہے راجح قول یہ ہے کہ یہ ستر نہیں۔ (دیکھئے حوالہ نمبر ۱۰) البتہ نماز میں ان کو ڈھانپ لینا بہتر ہے تاکہ تمام فقہاء کے نزدیک نماز درست ہو جائے۔

مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق دوران نماز اگر مرد یا عورت کے اعضائے ستر میں سے کوئی عضو چوتھائی یا اس سے زیادہ کم از کم ایک رکن (یعنی تین مرتبہ سبحان ربی الاعلی پڑھنے) کے بقدر از خود کھلا رہ جائے خواہ علم ہو یا نہ ہو بہر صورت اس سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ نیز ہر عضو میں اسی کے چوتھائی کا اعتبار ہے، لہٰذا اگر ایک عضو چوتھائی سے کم کئی جگہ سے کھلا ہو تو بھی اسی عضو کے چوتھائی کا اعتبار ہے، اور اگر ایک سے زائد اعضا چوتھائی سے کم کھل جائیں تو پھر کھلنے والے اعضا میں سے سب سے چھوٹے عضو کی چوتھائی کا اعتبار ہو گا۔ _____ (جاری ہے۔۔۔)

(١)الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (1/ 409)

أعضاء عورة الرجل ثمانية: الأول **الذكر وما حوله**. الثاني **الأنثيان وما حولهما**. الثالث **الدبر وما حوله**. الرابع والخامس **الأليتان**. السادس والسابع **الفخذان مع الركبتين**. الثامن **ما بين السرة إلى العانة مع ما يحاذي ذلك من الجنبين والظهر والبطن**.

(٢)الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (1/ 409)

وفي الأمة ثمانية أيضا: الفخذان مع الركبتين، والأليتان والقبل مع ما حوله، والدبر كذلك، والبطن والظهر مع **ما يليهما من الجنبين. وفي الحرة هذه الثمانية، ويزاد فيها ستة عشر**: الساقان مع الكعبين، والثديان المنكسران، والأذنان، والعضدان مع المرفقين، والذراعان مع الرسغين، والصدر، والرأس، والشعر، والعنق، وظهر الكفين. وينبغي أن يزاد فيها أيضا الكتفان **ولا يجعلان مع الظهر عضوا واحدا**، بدليل أنهم جعلوا ظهر الأمة عورة دون كتفيها وكذلك بطنا القدمين عورة في رواية أي وهي الأصح كما قدمناه عن إعانة الحقير للمصنف، فتصير ثمانية وعشرين كذا حرره ح. قلت: وقدمنا عن التتارخانية أن صدر الأمة وثدييها عورة، وقدمنا أيضا عن القنية أن جنبيها عورة مستقلة على أحد قولين، وعليه فتزاد الأمة خمسة على الثمانية المارة فتصير أعضاؤها ثلاثة عشر، والله تعالى أعلم

(٣)البحر الرائق شرح كنز الدقائق (1/ 286)

وثدي المرأة إن كانت ناهدة فهي تبع لصدرها وإن كانت منكسرة فهي أصل بنفسها والناهدة بمعنى النافرة من الصدر غير مسترخية.

(٤)تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق (1/ 96)

والمراد بالشعر ما استرسل من الرأس هو الصحيح وذكر بعضهم أن المراد ما على الرأس لا ما استرسل منه.

(٥)حاشية الشلبي (1/ 96)

(قوله: ما استرسل) أي وهو ما نزل تحت الأذنين، **وأما الذي على الرأس فتابع له.**

(٦)الفتاوى الهندية (1/ 59)

والظهر بانفراده عورة والبطن كذلك وكذا الصدر.

(٧)البحر الرائق شرح كنز الدقائق (1/ 287)

ثم رأيته في القنية قال الجنب تبع البطن والأوجه أن ما يلي البطن تبع له. اهـ.

(٨)منحة الخالق (1/ 287)

(قوله: ثم رأيته في القنية إلخ) قال بعض الفضلاء الجنب كما في القاموس شق الإنسان. اهـ. فالظاهر أنه اسم لما بين الإبط والورك فمعنى كلام القنية **أن ما يلي البطن تبع للبطن وما لم يل البطن بأن ولي الصدر فتبع للظهر وذلك لأن الظهر أعلى من البطن؛ لأن البطن ما لان والصدر قفص العظام والظهر يحاذيهما** غايته أن الكتفين غير داخلين في الظهر فليسا بعورة. اهـ. أقول: وهو صريح عبارة القنية فإنه قال الأوجه أن ما يلي البطن تبع له وما يلي الظهر تبع له ولكن نقل أول الباب ما يقتضي أن

(جاری ہے۔۔۔)

الجنب عضو مستقل فإنه قال رفعت يديها للشروع في الصلاة فانكشف من كميها ربع بطنها أو جنبها لا يصح شروعها تأمل

(٩)حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح (ص: 241)

وأما الجنب فإنه تبع للبطن كذا في القنية والأوجه أن ما يلي البطن تبع له كما في البحر يعني وما يلي الظهر تبع له كما في تحفة الأخيار

(١٠)المحيط البرهاني في الفقه النعماني (1/ 279)

وفي القدمين اختلاف المشايخ واختلاف الروايات عن أصحابنا رحمهم الله، وكان الفقيه أبو جعفر يتردد في هذا فيقول مرة؛ إن قدميها عورة، ويقول مرة: إن قدميها ليس بعورة، فمن يجعلها عورة يقول يلزمها سترها ومن لا يجعلها عورة يقول: لا يلزمها سترها، **والأصح أنه ليس بعورة**، وهي مسألة كتاب الاستحسان آنفاً.

(١١)البحر الرائق شرح كنز الدقائق (1/ 286)

اعلم أن انكشاف ما دون الربع معفو إذا كان في عضو واحد وإن كان في عضوين أو أكثر وجمع بلغ ربع أدنى عضو منها يمنع جواز الصلاة. اهـ.

(١٢)البحر الرائق شرح كنز الدقائق (1/ 288)

وفي فتاوى قاضي خان إذا انكشفت عورته وأدى ركنا معه فسدت علم بذلك أو لم يعلم.

(١٣)ومنحة الخالق (1/ 287)

أي تقييد الركن أي هل المراد منه قدر ركن طويل بسنته كالقعود الأخير أو القيام المشتمل على قراءة المسنون أو قدر ركن قصير كالركوع أو السجود بسنته أي قدر ثلاث تسبيحات وبالثاني جزم البرهان إبراهيم الحلبي في شرح المنية حيث قال وذلك مقدار ثلاث تسبيحات. اهـ.

.فأفاد أن المراد أقصر ركن وكأنه؛ لأنه الأحوط. والله أعلم.

(١٤)الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (1/ 408)

(ويمنع) حتى انعقادها (كشف ربع عضو) قدر أداء ركن بلا صنعه (من) عورة غليظة أو خفيفة على المعتمد (والغليظة قبل ودبر وما حولهما، والخفيفة ما عدا ذلك) من الرجل والمرأة، وتجمع بالأجزاء لو في عضو واحد، وإلا فبالقدر؛ فإن بلغ ربع أدناها كأذن منع

(١٥)وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (1/ 408)

(قوله ويمنع إلخ) هذا تفصيل ما أجمله بقوله وستر عورته ح (قوله حتى انعقادها) منصوب عطفا على محذوف أي ويمنع صحة الصلاة حتى انعقادها. والحاصل أنه يمنع الصلاة في الابتداء. ويرفعها في البقاء ح (قوله قدر أداء ركن) أي بسنته منية. قال شارحها: وذلك قدر ثلاث تسبيحات اهـ وكأنه قيد بذلك حملا للركن على القصير منه للاحتياط، وإلا فالقعود الأخير والقيام المشتمل على القراءة المسنونة أكثر من ذلك، ثم ما ذكره الشارح قول أبي يوسف. واعتبر محمد أداء الركن حقيقة، والأول المختار للاحتياط كما في شرح المنية، واحترز عما إذا انكشف ربع عضو أقل من قدر أداء ركن فلا يفسد اتفاقا لأن الانكشاف الكثير في الزمان القليل عفو كالانكشاف القليل في الزمن الكثير، وعما إذا أدى مع الانكشاف ركنا فإنها تفسد اتفاقا قال

(جاری ہے۔۔۔)

ح: واعلم أن هذا التفصيل في الانكشاف الحادث في أثناء الصلاة، أما المقارن لابتدائها فإنه يمنع انعقادها مطلقا اتفاقا بعد أن يكون المكشوف ربع العضو، وكلام الشارح يوهم أن قوله قدر أداء ركن قيد في منع الانعقاد أيضا. اهـ. (قوله بلا صنعه) فلو به فسدت في الحال عندهم قنية قال ح: أي وإن كان أقل من أداء ركن. اهـ..... (قوله والغليظة إلخ) لا يظهر فرق بينها وبين الخفيفة إلا من حيث إن حرمة النظر إليها أشد. وفي الظهيرية: حكم العورة في الركبة أخف منه في الفخذ، فلو رأى غيره مكشوف الركبة ينكر عليه برفق ولا ينازعه إن لج. وفي الفخذ بعنف ولا يضربه إن لج. وفي السوأة يؤدبه على ذلك إن لج. اهـ. قال في البحر: وهو يفيد أن لكل مسلم التعزير بالضرب فإنه لم يقيده بالقاضي.———— فقط والله تعالىٰ اعلم

محمد طاہر عفی عنہ

دارالافتاء جامعۃ السعید

نزد نرسری کراچی

29 جمادی الثانی 1443ھ

02 فروری 2202ء